۱۹ شعبان المعظم، ۱۴۴۵ھ / یکم مارچ، 2024ء

فتنوں

سے متعلق

نبوی تعلیمات

مجلس علماء نظامیہ پاکستان
مرکزی دفتر
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ہَدَیۡتَنَا وَ ہَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَہَّابُ۔ [آل عمران 3:8]

اللہ تعالیٰ مختلف ذرائع سے بندوں کی آزمائش فرماتا ہے۔ مال کے ذریعے بھی آزمائش ہوتی ہے، کبھی حرام کمائی کو ممکن بنادیا جاتا ہے کہ لیتا ہے یا چھوڑتا ہے، کبھی دولت وافر دی جاتی ہے کہ اپنے مالک سے غافل ہوجاتا ہے یا تابع فرمان رہتا ہے اور کبھی مالی حالت کمزور کر دی جاتی ہے کہ صبر کرتا ہے یا شکوہ و شکایت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اولاد بھی فتنہ ہے کہ انسان اولاد کی محبت میں اپنے مالک کا حکم بھول جاتا ہے یا فرماں بردار رہتا ہے۔ خواتین کے ذریعے بھی مرد کو پرکھا جاتا ہے کہ وہ شریعت کے دائرے میں رہتا ہے یا خواہشات کے جال میں پھنس کر گناہ کے راستے پر چل پڑتا ہے۔ شہرت اور منصب بھی جانچنے کا ذریعہ ہیں کہ یہ چیزیں انسان کو متکبّر اور سرکش بناتی ہیں یا وہ مالکِ حقیقی کے سامنے عاجز بن کر رہتا ہے۔

سب سے خطرناک آزمائش وہ ہے جس کی وجہ سے دینی نقصان کا خدشہ ہو... مثلاً عقیدہ خراب ہونے کا امکان ہو یا بے ادب ہو جانے کا ڈر ہو یا عبادات چھوٹ سکتی ہوں یا حرام میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔ یہ فتنہ زیادہ سخت اِس لیے ہے کہ دُنیاوی فتنے کا نقصان عارضی ہے، جب کہ دین میں پیدا ہونے والے فتنے کی وجہ سے خدانخواستہ آخرت بھی تباہ ہوسکتی ہے۔

سرورِ عالم ﷺ جو دُعا کثرت سے مانگا کرتے تھے اُس میں یہ الفاظِ کریمہ بھی شامل ہیں: وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِيْنِنَا۔ یعنی "اے اللہ! ہمیں ایسی مصیبت و آزمائش میں مبتلا نہ کرنا جس سے ہمارا دینی نقصان ہو۔" (جامع ترمذی، حدیث: 3502)

نبیِ مکرم ﷺ نے جو غیبی خبریں عطا فرمائیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قیامت کے قریب فتنے بہت زیادہ ہوں گے، ایک فتنہ ختم نہیں ہو گا کہ دوسرا سر اُٹھانے لگے گا، حتّٰی کہ مسلمان کو اُن لوگوں پر رشک آئے گا جو فتنوں میں مبتلا ہونے سے پہلے اپنا دین بچا کر دُنیا سے چلے گئے اور اُسے چاہت ہو گی کہ کاش! فلاں ایمان کے ساتھ وفات پانے والے کی جگہ مَیں ہوتا۔

نبیِ غیب داں ﷺ نے جن حالات کی نشان دہی فرمائی تھی وہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، روز کوئی نیا شوشہ سامنے آتا ہے، شہرت یا دیگر مفادات کے لیے ایسی انوکھی باتیں پھیلائی جاتی ہیں جو پہلے مسلمانوں کے خواب و خیال میں بھی نہیں آئی ہوں گی۔

سرورِ عالم ﷺ کا یہ بھی احسانِ عظیم ہے کہ آپ نے فقط فتنوں کی نشان دہی نہیں فرمائی بلکہ اُن سے بچنے کے طریقے بھی بتائے ہیں۔ یقیناً آج ہمیں شدت کے ساتھ ضرورت ہے کہ اپنا ایمان بچانے کے لیے وہ طریقے اختیار کریں۔

چنانچہ آج کے خطبہ میں فتنوں سے متعلق جانِ عالم ﷺ کی تعلیمات کا تذکرہ ہو گا۔

فتنوں سے بچنے کا ذریعہ... ربّ تعالیٰ سے دُعا

اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ کوئی بھی بھلائی تب ہی نصیب ہوتی ہے جب ربّ تعالیٰ عطا فرمانا چاہے اور اُسی کو ملتی ہے جسے مالکِ کریم دینا چاہے۔ چنانچہ فتنوں سے بچنے اور ایمان کو محفوظ کرنے کے لیے سب سے اہم اور پہلا کام یہ ہے کہ ہم کثرت کے ساتھ اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں ایمان کی حفاظت اور فتنوں سے بچاؤ کی التجائیں پیش کیا کریں۔

قرآنی دُعا: قرآنِ مجید کے مطابق ماہر علمائے دین کی دُعاؤں میں یہ عرض بھی شامل ہوتی ہے: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ ”اے ہمارے ربّ! تُو نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی، اِس کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو بہت عطا فرمانے والا ہے۔“ [آلِ عمران 8:3]

علمائے کرام نے لکھا: کثرت کے ساتھ یہ دُعا کرنے پر ربِّ کریم کے فضل سے خاتمہ بالخیر نصیب ہوتا ہے۔ (صراط الجنان، ملخصاً)

نبوی دُعائیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دُعا تعلیم فرمائی[1]: «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔» ”اے اللہ! مَیں اِس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جان بوجھ کر کسی کو تیرا شریک بناؤں اور جو مَیں نہیں جانتا اُس کی تجھ سے بخشش مانگتا ہوں، بے شک تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔“

علمائے کرام نے لکھا: یہ دُعا صبح شام پڑھنی چاہیے، ارشادِ نبوی کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ ایمان محفوظ رہے گا۔

(درّ مختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، ص:345، دار الکتب العلمیۃ۔ فتاوٰی عالم گیری، ج:2، ص:283)

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اُمّت کو سکھانے کے لیے یہ دُعا بھی کیا کرتے تھے:

- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ، وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ۔ یعنی ”اے اللہ! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بھلائیاں کرنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا کر دے، میرے دل میں مسکینوں کی محبت پیدا فرما دے اور مغفرت و رحمت سے نواز دے اور جب تو کسی قوم کو (اس کے اعمال کی وجہ سے) فتنے میں مبتلا کرنا چاہے تو مجھے فتنے سے محفوظ رکھتے ہوئے (ایمان کی سلامتی کے ساتھ) وفات دینا۔“
- وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّكَ۔ ”اِلٰہی! مَیں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کا پیار اور تیری محبت کے قریب کرنے والے اعمال کی چاہت مانگتا ہوں۔“ (جامع ترمذی، حدیث: 3235، 3233)

---

[1] کتبِ حدیث میں یہ کلمات بھی مذکور ہیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ۔ (الادب المفرد: 716)

فتنوں سے بچنے کا ذریعہ... فتنوں سے دُور رہنا

ہر ذی شعور شخص جانتا ہے کہ نقصان دہ چیز سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اُس کے قریب جانے سے گریز کیا جائے۔ خدانخواستہ کہیں آگ لگی ہو تو کون عقل مند بلاوجہ اُس کے پاس جائے گا! کون سادانا حفاظتی تدابیر کا اہتمام کیے بغیر شہد کی مکھیوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالے گا! اور کون سادانش مند ذائقہ چکھنے کے لیے زہر منہ میں ڈالے گا! فتنوں سے بچنے کا بہترین طریقہ بھی یہی ہے کہ انسان اُن سے دُور رہے، فتنہ پھیلانے والوں کی باتیں نہ سنے، فتنہ پروروں کے پاس نہ بیٹھے اور کسی بھی طریقے سے فتنہ انگیزوں کے عمل میں شریک نہ ہو۔ یہی دانائی ہے، اِسی میں بھلائی ہے اور قرآن و سنت میں ایسا ہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ،(1) يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّيُمْسِيْ كَافِرًا أَوْ يُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا۔(2)» یعنی ”جلدی جلدی اچھے اعمال کرلو، اِس سے پہلے کہ اندھیری رات کے ٹکڑوں جیسے فتنے پیدا ہوں (جیسے رات کی تاریکی میں کچھ نظر نہیں آتا ایسے ہی اُن فتنوں میں حق اور باطل کے درمیان فرق کرنا مشکل ہوگا)، آدمی صبح کو مؤمن ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر (لوگ ایمان کے بارے میں اتنے سُست اور لاپرواہ ہوجائیں گے کہ بہت جلد ایمان کی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے)، انسان معمولی دنیاوی دَولت کے لیے اپنا ایمان بیچ دے گا۔“ (صحیح مسلم، حدیث:118)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی یہ ارشادِ نبوی بھی روایت کیا: تَكُوْنُ فِتْنَةٌ(3) النَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ، وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ،(4) فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ۔ یعنی ”عن قریب بڑے بڑے فتنے ہوں گے، اُن میں سویا ہوا جاگنے والے سے بہتر ہوگا، جاگنے والا (جو بیٹھا رہے) کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا (انسان فتنوں سے جتنا دُور رہے گا اُتنا ہی اُس کا ایمان محفوظ ہوگا)، تو جسے (فتنوں سے بچنے کے لیے) کوئی پناہ ملے وہ اُسے اختیار کرے۔“ (صحیح مسلم، حدیث:2886)

---

[1] وَالْمَعْنٰى: كَقِطَعٍ مِنَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ؛ لِفَرْطِ سَوَادِهَا وَظُلْمَتِهَا وَعَدَمِ تَبَيُّنِ الصَّلَاحِ وَالْفَسَادِ فِيْهَا۔ (مرقاۃ المفاتیح:3383/8)

[2] قال الأمير الكحلانى: (بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا) أى مَتَاعٍ؛ لِلْإِعْلَامِ بِأَنَّهٗ يَتَسَاهَلُ النَّاسُ بِأَمْرِ الدِّيْنِ وَلَا يَقْدِرُوْنَ شَيْئًا۔ (التنوير شرح الجامع الصغير، تحت الحديث:3102)

[3] وفى رواية: سَتَكُونُ فِتَنٌ (بلفظ الجمع)۔ قال القارى: أَيْ: عَظِيْمَةٌ أَوْ كَثِيْرَةٌ، مُتَعَاقِبَةٌ مُتَوَالِيَةٌ أَوْ مُتَرَاخِيَةٌ۔ (مرقاة:3384/8)

[4] فَالْخَلَاصُ فِي التَّبَاعُدِ مِنْهَا وَالْهَلَاكُ فِيْ مُقَارَبَتِهَا۔ (أيضًا)

ہماری حالتِ زار: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے فتنوں سے پوری طرح دُور رہیں، مگر اِس حوالے سے ہماری صورتِ حال بہت افسوس ناک ہے۔

⇐ عمومی مزاج یہ ہے کہ ہم سوشل میڈیا پر ہر طرح کے لوگوں کی گفتگو سنتے ہیں اور کہتے ہیں: ''ہم تو ویسے ہی سن رہے تھے''، سوچیے! کیا کوئی شخص ویسے ہی زہر چکھتا ہے یا ویسے ہی دہکتی آگ میں ہاتھ رکھتا ہے؟

⇐ ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو فتنہ پروروں کی باتیں سنتے ہیں اور پھر اُن کے بارے میں لوگوں کے سامنے بحث کر کے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ بہت باخبر شخصیت ہیں، یہ تعلیماتِ نبویہ کے خلاف ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جانِ عالم ﷺ نے فرمایا: «إِيَّاكُمْ وَالْفِتَنَ، فَإِنَّ اللِّسَانَ فِيهَا مِثْلُ وَقْعِ السَّيْفِ»[1] یعنی ''فتنوں میں پڑنے سے بچو! فتنہ پھیلانے کے لیے زبان استعمال کرنے کا گناہ ایسے ہی ہے جیسے ناحق خون بہانے کے لیے تلوار چلانے کا گناہ ہے۔''[2]
(سننِ ابن ماجہ، حدیث:3968)

⇐ نادان لوگ فتنہ پروروں کے کلپس اور تحریریں یہ سمجھ کر وائرل کرتے ہیں کہ وہ اِس طرح سے فتنہ کو روکیں گے، حالانکہ وہ نادانستہ طور پر فتنہ پھیلانے کے جُرم میں شریک ہو رہے ہوتے ہیں۔ روکنے کا طریقہ یہ نہیں کہ زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے، بلکہ روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ قانونی طریقہ کار کے مطابق متعلقہ اداروں کو رپورٹ کیا جائے۔

⇐ ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو بغیر تحقیق کیے ہر بات کو شیئر کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ، اُس کے رسولِ مکرم ﷺ اور اکابرِ دین کی طرف من گھڑت باتیں منسوب کر دیتے ہیں، یہ بہت بڑی جسارت ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ ''انسان کے لیے یہی جھوٹ کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے۔'' (صحیح مسلم، حدیث:5) یعنی ایسا شخص ضرور جھوٹ میں مبتلا ہو جائے گا؛ کیونکہ ہر بات کا سچا ہونا ممکن ہی نہیں۔

خلاصہ یہ کہ فتنوں اور فتنہ پھیلانے والوں سے انسان جتنا دُور رہے اُتنا ہی اُس کے حق میں بہتر ہے۔

سیدنا مِقداد بن اَسوَد کِندی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی قسم اُٹھا کر بیان کیا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: «إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ۔۔۔» یعنی ''بے شک وہ شخص خوش نصیب ہے جسے فتنوں سے دُور رکھا گیا، بلاشبہ وہ شخص سعادت مند ہے جسے فتنوں کے قریب آنے سے بچا لیا گیا، یقیناً وہ شخص نیک بخت ہے جسے فتنوں سے الگ رکھا گیا۔۔۔'' (سنن ابو داؤد، حدیث:4263)

---

[1] وفی روایۃ: اَللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ۔ (الجامع للترمذی، رقم الحدیث: 2178۔ السنن لأبی داود، رقم الحدیث: 4265)

[2] قال الأمیر الکحلانی: (إِيَّاكُمْ وَالْفِتَنَ) أَیْ بِالْخَوْضِ فِيهَا فَاحْذَرُوْهُ (فَإِنَّ وَقْعَ اللِّسَانِ فِيهَا) بِالْخَوْضِ وَالتَّهْيِيْجِ لِشَرِّهَا وَفَتْحِ بَابِهَا (مِثْلُ وَقْعِ السَّيْفِ) فِي الْإِثْمِ۔ (التنویر شرح الجامع الصغیر، تحت الحدیث: 2892)

فتنوں سے بچنے کا ذریعہ... علمائے حق کی طرف رجوع اور عقائدِ حقہ پر استقامت

زندگی کے کسی بھی شعبہ سے متعلق کوئی پیچیدگی پیش آئے تو اُس کا بہتر حل اُس شعبہ کے ماہرین ہی نکال سکتے ہیں۔ بجلی کا بریک ڈاؤن ہو جائے تو حل نکالنے کے لیے کسی جج سے درخواست نہیں کی جائے گی، بلکہ حسبِ موقع اِس شعبہ کے افراد بحالی کا کام کریں گے اور کوئی قانونی بحران پیدا ہو تو فوج کو نہیں بلایا جائے گا، بلکہ قانون سے وابستہ افراد ہی اُس بحران کو ختم کریں گے... ایسے ہی اگر دین سے متعلق کوئی فتنہ پھیلانے کی کوشش کی جائے، دین پر اعتراضات کیے جائیں یا دین سے متعلق شبہات پیدا کیے جائیں تو قرآن و سنت کا علم رکھنے والے علمائے حق سے ہی راہ نمائی لی جائے گی... نہ جانے ایسے موقع پر لوگ کیوں انجینئرز اور اینکرز وغیرہ کی طرف بھاگتے ہیں!

فتنوں سے بچنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ عقائدِ اہلِ سنت پر استقامت اختیار کی جائے اور علمائے حق سے راہ نمائی حاصل کی جائے۔

حکمِ ربّانی: ربّ تعالیٰ نے بندوں کی راہ نمائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ۔ "اور جب (فساد کا سبب بننے والی) امن یا خوف کی کوئی بات ان کے پاس آتی ہے تو وہ اسے پھیلانے لگتے ہیں، حالانکہ اگر وہ اُس بات کو رسولِ مکرم (ﷺ) اور اپنے بااختیار (صاحبانِ علم) لوگوں کی خدمت میں پیش کرتے (خود فتنہ بپا نہ کرتے) تو ضرور اُن میں سے نتیجہ نکالنے کی صلاحیت رکھنے والے افراد اس (کی حقیقت) کو جان لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم میں سے چند ایک کے علاوہ سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔" [النساء4:83]

اِس آیتِ کریمہ میں علما سے وضاحت پوچھنے کے بجائے فتنہ کی بات پھیلانے والوں کی مذمت بھی فرمائی گئی ہے اور مسلمانوں کو فساد ختم کرنے کا سلیقہ بھی سکھایا گیا ہے۔

نبیِ کریم ﷺ نے مختلف احادیثِ مبارکہ میں یہ تربیت فرمائی کہ میری اُمّت کی اکثریت عقائد کے حوالے سے ہمیشہ حق پر قائم رہے گی، تم فرقہ پرستی سے بچنا اور اکثریت (اہلِ سنت و جماعت) کے نظریات اختیار کرنا۔ کسی حدیث میں فرمایا: "جماعت" کو اختیار کرنا۔ کسی میں فرمایا: "سوادِ اعظم" کی پیروی کرنا۔ کسی میں فرمایا: "میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا"۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی طویل حدیث پاک میں یہ کلمات بھی ہیں: عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ۔۔ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ۔۔۔ یعنی "تم پر لازم ہے کہ مسلمانوں کی جماعت (اکثریت، سوادِ اعظم) کے نظریات پر قائم رہو اور اُن کی پیروی کرو، فرقوں (اکثریت کے نظریات چھوڑنے والے گمراہوں) سے بچو.... جو جنت کے وسط میں (اعلیٰ) محل کی خواہش رکھتا ہو وہ جماعت (سوادِ اعظم) کی پیروی کرے۔" (جامع ترمذی، حدیث: 2165)

حالیہ فتنہ... تفسیر بالرائے

قرآنِ حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اِس کے کسی بھی لفظ یا حرکت میں جان بوجھ کر تبدیلی کرنا سخت گناہ ہے، یوں ہی جان بوجھ کر اِس کے مفہوم کو تبدیل کرنا بھی بہت بڑا جُرم ہے۔

اگر کوئی شخص قرآنِ حکیم کی ایسی تشریح کرتا ہے جو دیگر آیاتِ کریمہ یا ارشاداتِ نبویہ یا اُصولِ دین کے خلاف ہے تو وہ آخرت میں بھی سزا کا مستحق ہوگا اور اسلامی ریاست کی عدالت بھی اُسے سزا دے گی۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ ”جو شخص علم کے بغیر قرآن کی تفسیر کرے وہ جہنم کو اپنا ٹھکانا بناتا ہے۔“ (جامع ترمذی، حدیث: 2950)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہی یہ ارشادِ نبوی بھی روایت کیا: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ ”جو (شرعی اُصولوں کے برعکس) اپنی رائے سے قرآن کا معنی بیان کرے وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بناتا ہے۔“ (ایضاً، حدیث: 2951)

ہمارے دَور میں فتنہ پرور لوگ ایسے بے لگام ہوتے جارہے ہیں کہ جس کا جو جی چاہتا ہے بکنے لگتا ہے۔ چند روز قبل صادق آباد، ضلع رحیم یار خان (جنوبی پنجاب) کے ایک ایڈووکیٹ مظہر غفور کی ویڈیو وائرل ہوئی، جس میں وہ ملعون کہتا ہے کہ قرآنِ حکیم میں ”رسول“ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، یہاں ”رسول“ سے سرورِ عالم ﷺ کی ذاتِ اقدس مراد نہیں، بلکہ ہر وہ شخص مراد ہے جو قرآن کے مطابق فیصلے کرتا ہے، نعوذ باللہ من ذٰلک۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ اِس شخص کے خلاف قانونی کارروائی کا آغاز ہو چکا ہے اور پولیس نے اُسے گرفتار کر لیا ہے۔ ذمہ داروں کو چاہیے کہ ایسے مجرموں کو عبرت ناک سزا دیں؛ تا کہ کوئی دوسرا یہ جرأت نہ کر سکے۔

گزشتہ دنوں ایک عدالتی فیصلے میں بھی کچھ آیاتِ کریمہ کو غلط تناظر میں پیش کیا گیا تھا۔ اِس حوالے سے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی خوب تربیت کرتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں سب سے زیادہ علم والے تھے، اِس کے باوجود قرآنِ حکیم کی تشریح سے متعلق اللہ تعالیٰ کا خوف اور اِس قدر احتیاط تھی کہ فرمایا کرتے: «أَيُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِي وَأَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّنِي إِذَا قُلْتُ فِي كِتَابِ اللهِ مَا لَا أَعْلَمُ۔» یعنی اگر مَیں قرآنِ حکیم سے متعلق وہ بات بیان کروں جو مجھے معلوم نہیں ہے تو زمین و آسمان میں مجھے کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ (مصنف ابن ابوشیبہ، رقم: 30103، ج: 6، ص: 136، مکتبۃ العلوم والحکم)

اِن احادیثِ کریمہ میں جہاں فتنہ پروروں کے حق میں سخت وعید ہے وہاں اُن لوگوں کے لیے بھی سبق ہے جو قرآن و حدیث سے متعلق بات کرتے ہوئے احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ مکمل تحقیق کے بغیر قرآن و سنت کی تشریح کرنا سخت جرم ہے۔

حالیہ فتنہ... عربی الفاظ والا لباس

26 فروری کو لاہور میں ایک خاتون بطور فیشن ایسا لباس پہنے گھوم رہی تھی جس پر عربی کے کچھ الفاظ لکھے ہوئے تھے، لوگوں میں اشتعال پیدا ہوا۔ چنانچہ پولیس نے اُسے اپنی حفاظت میں لے لیا اور تھانے میں جا کر اُس خاتون نے اپنی اِس حرکت پر معذرت کرلی۔

یہ بات درست ہے کہ اِس موقع پر موجود افراد کو از خود کارروائی کرنے کے بجائے قانونی راستہ اپنانا چاہیے تھا، مگر اِس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی اہم ہے کہ اُس خاتون کو ہر گز ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے تھی جس سے مسلمانوں میں تشویش پیدا ہوئی۔

اِس وقت بعض لوگ بلا وجہ یہ بحث کر رہے ہیں کہ لباس پر عربی الفاظ لکھنے میں کوئی حرج نہیں، یہ بھی تو دیگر زبانوں کی طرح ایک زبان ہی ہے۔ اِس حوالے سے شرعی حکم یہ ہے کہ:

⟸ قرآنِ حکیم کے کسی بھی لفظ کی توہین کرنا کفر ہے؛ لہٰذا اگر کوئی بھی قرآنی لفظ کسی بھی بے ادبی والی جگہ توہین کے لیے لکھا جائے تو کفر ہے، بغیر ارادہ کے غلطی سے ایسا ہو جائے تو کفر نہیں، تاہم گناہ ہے۔

⟸ عربی کے وہ الفاظ جو قرآنِ حکیم میں نہیں ہیں، البتہ اُنہی الفاظ سے قرآنی الفاظ بنتے ہیں اُن کی تعظیم بھی لازم ہے اور جان بوجھ کر اُن کی توہین کرنا گناہ کا ذریعہ ہے۔

⟸ حروفِ تہجی: ا، ب، ت، ث وغیرہ بھی قابلِ تعظیم ہیں۔ علما نے لکھا: یہ اللہ کریم کی طرف سے سیدنا ہود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ پر نازل ہوئے تھے۔ (ردّ المحتار، کتاب الطھارۃ، قبیل باب المیاہ، ج:1، ص:356، دار المعرفۃ)

علما نے یہ بھی لکھا کہ فرعون اور ابو جہل وغیرہ لعنتی کافروں کے نام اگرچہ توہین کے قابل ہیں، تاہم حروف کی تعظیم کی وجہ سے اِن ناموں کو لکھ کر اُنھیں نشانہ نہ بنایا جائے۔[1] (فتاویٰ عالمگیری، ج:5، 323، المطبعۃ الکبریٰ الامیریۃ۔ فتاویٰ رضویہ، ج:23، ص:336)

⟸ لباس پر عربی لکھنا درست نہ ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ دینِ متین اُن کاموں سے بچنے کا حکم دیتا ہے جن سے دوسروں کو بدگمانی کا موقع ملے یا مسلمانوں میں تشویش پیدا ہو۔[2]

سیدنا نُعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشادِ گرامی روایت کیا، جس میں یہ الفاظ بھی ہیں: فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ۔ "جو مُشتبِہ (شبہ والی) چیزوں سے بچے اُس نے اپنے دین کو بھی بچا لیا اور اپنی عزت کو بھی محفوظ کر لیا۔" (صحیح مسلم، حدیث: 1599)

---

[1] إِذَا كُتِبَ اسْمُ فِرْعَوْنَ أَوْ كُتِبَ أَبُو جَهْلٍ عَلَى غَرَضٍ يُكْرَهُ أَنْ يَرْمُوا إِلَيْهِ؛ لِأَنَّ لِتِلْكَ الْحُرُوفِ حُرْمَةً۔ (الفتاویٰ الھندیۃ: 323/5)

[2] قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: «مَنْ عَرَّضَ نَفْسَهُ لِلتُّهْمَةِ فَلَا يَلُومَنَّ مَنْ أَسَاءَ بِهِ الظَّنَّ۔» (الزھد لأبی داود، رقم: 83)

حرفِ آخر

حکمتِ الٰہیہ کے مطابق ہمیشہ سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ مسلمانوں کو مختلف طرح سے آزمایا جاتا ہے، یوں فرماں برداروں کے اجر وثواب میں اِضافہ ہوتا ہے اور نافرمانوں کی پہچان ہو جاتی ہے۔

فتنے تو بہت سے ہیں... جیسا کہ مال کا فتنہ، اولاد کی آزمائش، خواتین کی بے پردگی کا مسئلہ، شہرت ومنصب کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مشکلات... مگر سب سے خطرناک اور پریشان کُن مصیبت وآزمائش وہ ہے جو دین سے متعلق ہو، جس کی وجہ سے دینی نقصان کا خدشہ ہو... مثلاً عقیدہ خراب ہونے کا امکان ہو یا بے ادب ہو جانے کا ڈر ہو یا عبادات چھوٹ سکتی ہوں یا حرام میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔

سرورِ عالم ﷺ نے اپنی اُمّت کو مختلف آزمائشوں اور فتنوں سے بھی آگاہ فرمایا اور اُن کا حل بھی ارشاد فرمایا۔ قربِ قیامت کی صورتِ حال بھی بیان فرمائی اور اُس میں ایمان بچانے کے گُر بھی سکھائے۔

نبیِ رحمت ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ فتنوں کے دَور میں اسلام پر استقامت کے ساتھ عمل کرنے والے شخص کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ. یعنی ”لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جیسے مٹھی میں (دہکتا ہوا) کوئلہ لینے سے سخت تکلیف برداشت کرنا پڑتی ہے، ایسے ہی اُس زمانے میں اپنے دین کی حفاظت پر صبر کرنے والے کو نہایت مشقت اُٹھانا پڑے گی۔ (جامع ترمذی:2260)

ہمارا دَور فتنوں کا زمانہ ہے، دین سے متعلق کثرت سے فتنے ظاہر ہو رہے ہیں، آئے روز ایک نیا مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے، کئی طرح کے افراد سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع سے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں، قرآن وسنت کی ایسی تشریحات پیش کی جارہی ہیں جو چودہ صدیوں میں علما نے کبھی نہیں کیں۔

اِن حالات میں ہمیں سرورِ عالم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ایمان بچانے کے لیے بھرپور طریقے سے کوشش کرنا لازم ہے۔ چنانچہ ہمیں چاہیے کہ:

1) ربّ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے کثرت کے ساتھ یہ دُعا کیا کریں کہ وہ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور فتنوں سے محفوظ رکھے۔
قرآنِ حکیم نے بھی اِس کا حکم دیا ہے اور سرورِ عالم ﷺ بھی ہماری تربیت کے لیے فتنوں سے حفاظت کی دُعائیں کیا کرتے تھے۔
مالکِ کریم اپنی رحمت سے حفاظتِ ایمان کی دُعائیں کرنے والوں کا ایمان محفوظ رکھتا ہے۔

2) یہ بھی ضروری ہے کہ فتنوں اور فتنہ پھیلانے والوں سے دُور رہیں، نہ اُن کی باتیں سنیں، نہ اُن کے پاس بیٹھیں اور نہ ہی کسی بھی طرح سے اُن کے عمل میں شریک ہوں۔ ہر ذی شعور شخص بجلی کے تار سے خود کو دُور رکھتا ہے، زہر سے بچتا ہے، شیر کو دیکھ کر دُور بھاگتا ہے... فتنوں سے دُور رہنا اِس بھی کہیں زیادہ ضروری ہے۔

3) یہ بھی اہم ہے کہ عقائدِ اہلِ سنّت پر استقامت اختیار کریں، فرقوں اور گمراہوں کی باتوں میں نہ آئیں۔ سرورِ عالم ﷺ نے متعدد ارشادات میں واضح طور پر سوادِ اعظم (مسلمانوں کی اکثریت) کے نظریات پر استقامت کا حکم فرمایا ہے۔

4) دین سے متعلق پھیلائے جانے والے شبہات میں سے اگر کوئی ہمارے ذہن میں بیٹھ جائے یا کسی بھی فتنے میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو تو علمائے حق سے راہ نمائی حاصل کریں۔ جیسے قانون کا مسئلہ پلمبر سے معلوم کرنا حماقت ہے، ایسے ہی دینی معاملات میں علمائے حق کے علاوہ کسی سے راہ نمائی لینا نہایت کم عقلی ہے۔

نبیِ مکرم ﷺ نے یہ بھی بتایا تھا کہ قیامت کے قریب اُمّت دُنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر موت سے ڈرنے لگے گی اور جہاد سے غافل ہو جائے گی، یوں کفار بے خوف ہو کر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔[1] اِس غیبی خبر کی تصدیق ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

07 اکتوبر سے غزہ پر جاری اسرائیلی درندگی میں 30,000 کے قریب بے گناہ مسلمان شہید ہو چکے ہیں اور لاکھوں زخمی ہیں۔ اسرائیلی وحشیوں کی بمباری اور فائرنگ سے ہسپتال محفوظ ہیں نہ ہی عالمی اداروں کے زیرِ انتظام چلنے والی پناہ گاہیں۔

دوسری طرف اُمّتِ مسلمہ کے حکمران فقط مذمت کر رہے ہیں اور جہاد کا نام لینے سے بھی ہچکچاتے ہیں۔ کاش! اُمّت نے اپنے کریم آقا ﷺ کے ارشادات سے راہ نمائی لی ہوتی تو آج یہ حالات نہ ہوتے۔

---

[1] سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا.» ”قریب ہے کہ قومیں (دشمنانِ اسلام) تمہارے خلاف اتحاد کر لیں / ایک دوسرے کو تمہارے مقابلے کے لیے یوں دعوت دیں جیسے کھانے والے ایک دوسرے کو پیالے کی طرف دعوت دیتے ہیں۔“ کسی نے عرض کی: کیا ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایسا ہو گا؟ ارشاد فرمایا: «بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ.» بلکہ اُس وقت تمہاری تعداد بہت ہو گی، لیکن تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ہو گے (جیسے جھاگ دکھائی دیتا ہے، مگر اُس کی قدر نہیں ہوتی، ایسے ہی تم بھی بزدلی، نااتفاقی اور آرام طلبی وغیرہ کی وجہ سے تعداد زیادہ ہونے کے باوجود بے قدر ہو جاؤ گے)، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب ختم کر دے گا اور تمہارے دلوں میں وَہن (کمزوری / ضُعف) پیدا ہو جائے گا۔ کسی نے پوچھا: ”وہن“ کی وجہ کیا ہو گی؟ فرمایا: «حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ.» ”دُنیا کی محبت اور موت کا خوف۔“ (سنن ابو داود، حدیث: 4297)

اللہ تعالیٰ خاتم الانبیا ﷺ کے صدقے میں اُمّتِ مسلمہ کا عروجِ رفتہ بحال فرمائے اور اُمّت کو غیرت مند، خیر خواہ اور دین دار قیادت سے نوازے۔

اللہ کریم ہم سب کو فتنوں سے محفوظ رکھے، ایمان بچانے کی فکر سے نوازے اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ ربّ کریم ہمیں ہمیشہ فتنوں اور فتنے پھیلانے والوں سے دُور رہنے کی توفیق سے نوازے۔

ربّ قدیر کشمیری اور فلسطینی مسلمانوں کی مدد فرمائے، بیت المقدس کو صیہونیوں کے ظالم پنجے سے آزاد فرمائے اور مسلمانوں کو دینی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے مظلوم بھائیوں کی عملی مدد کرنے کی توفیق سے نوازے۔

آمین بجاہ النبیِّ الکریم ﷺ